21119- جسم گدوانے اورابرو کے بال اکھیڑنے اوردانت رگڑکرباریک کرنے کی ممانعت کے دلائل

سوال

عورتوں کا ابرو کے بال اکھیڑنے کے متعلق اسلام میں کیا حکم ہے ، اوراگر ممکن ہوسکے تواس موضوع کے متعلقہ احادیث بھی ذکر کریں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ سبحانہ وتعالی نے عورت کے لیے ابرو کے بال اکھیڑنے اور کاٹنا یازائل کرنا حرام کیا ہے ، اور لغت میں اسے النمص کہا جاتا ہے جوکہ درج ذیل دلائل کی بنا پر حرام ہے :

1–اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یہ تواللہ تعالی کوچھوڑکر صرف عورتوں کوپکارتے ہیں ، اوردراصل یہ صرف سرکش شیطان کوپوجتے ہیں }.

.{جس پر اللہ تعالی نے لعنت کی ہے ، اوراس نے یہ کہہ رکھا ہے کہ میں تیرے بندوں میں سے مقررشدہ حصہ لے کر رہونگا }.

.{اورانہیں سیدھی راہ سے بہکا تا رہونگا ، اورباطل امیدیں دلاتا رہوں گا ، اورانہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیردیں ، اوران سے کہوں گا کہ اللہ تعالی کی بنائی ہوئی صورت کوبگاڑ دیں ، سنو! جوشخص اللہ کوچھوڑکر شیطان کواپنا رفیق بنائے گا وہ صریحا نقصان میں ڈوبے گا }. النساء (117–119).

اس آیت میں شاہد یہ ہے کہ : شیطان مردود لوگوں کواللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کا حکم دے گا ، اور بعض مفسرین نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ اس سے مراد جسم گدوانا ، اورابرو باریک کرنا ، اوردانت رگڑکران میں فاصلہ کرنا ہے ، جیسا کہ آگے بیان بھی ہوگا .

امام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

ایک گروہ کا کہنا ہے : یہ جسم گدوانے اوراس کے قائم مقام جوخوبصورت بننے کی کوشش کرنے کے طرف اشارہ ہے ، ابن مسعود اور حسن کا یہی قول ہے .

دیکھیں : تفسیر قرطبی (392/5).

2–عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"اللہ تعالی جسم گودنے ، اور جسم گدوانے ، اورابرو کے بال اکھیڑنے ، اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کورگڑکران میں فاصلہ کرنے اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت کرے "

تو یہ قول بنواسد کی ایک عورت ام یعقوب تک پہنچا تووہ عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کوپاس آکر کہنے لگی : آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے ؟

تو وہ فرمانے لگے : مجھے کیا ہے کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے، اور جو کتاب اللہ میں بھی ہے ؟

تو وہ عورت کہنے لگی : میں تو دو تختیوں کے درمیان سارا قرآن مجید پڑھا ہے، اور جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں مجھے تو وہ نہیں ملا.

عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا : اگر تو نے واقعتا پڑھا ہوتا تمہیں ضرور مل جاتا، کیا تو نے اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان نہیں پڑھا :

.{اور جو کچھ تمہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں، تم اسے لے لیا کرو، اور جس سے منع کریں اس سے رک جایا کرو}۔الحشر(7) ؟

تو وہ عورت کہنے لگی : کیوں نہیں میں نے یہ فرمان پڑھا ہے، تو عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا : تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے.

وہ کہنے لگی : میرے خیال میں تیرے گھر والیاں بھی یہ کام کرتی ہیں.

تو عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے : جاؤ جا کر دیکھ لو، تو وہ عورت ان کے گھر گئی اور اسے اس طرح کی کوئی چیز نظر نہ آئی.

عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما فرمانے لگے : اگر ایسا معاملہ ہوتا تو وہ ہمارے ساتھ رہ نہیں سکتی تھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4604) صحیح مسلم حدیث نمبر (2125).

امام قرطبی رحمہ اللہ "الوشم "کا معنی کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اور وشم ہاتھوں میں ہوسکتا ہے، اور وہ یہ کہ عورت اپنی ہتھیلی کی پشت اور کلائی میں سوئی سے سوراخ کر کے اس میں سرمہ وغیرہ بھر دے تو وہ سبز ہو جائے، تو اس نے وشم کیا، اور یہ واشمہ ہے.

اور المستوشمۃ : وہ عورت جس کے یہ عمل کیا جائے، الہروی کا یہی قول ہے.

دیکھیں : تفسیر القرطبی (392/5).

اور ابن حجر رحمہ اللہ "النمص " کے معنی میں کہتے ہیں :

"المتنمصات : متنمصۃ کی جمع ہے.

اور ابن الجوزی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ : منتمصۃ نون سے قبل میم یہ الٹ اور مقلوب ہے، اور المتنمصۃ وہ عورت ہے جو نمص یعنی ابرو کے بال اکھیڑنا طلب کرے.

اور النامصۃ : وہ عورت ہے جو بال اکھیڑے.

اور النماص : موچنے وغیرہ سے چہرے کے بال اکھیڑنے کو کہا جاتا ہے، اور اسی لیے المنقاش یعنی موچنے کو منماص بھی کہا جاتا ہے.

اور ایک قول یہ ہے کہ : النماص ابرو کو باریک کرنے یا برابر کرنے کے لیے ابرو کے بال زائل کرنے کو النماص کہتے ہیں.

سنن ابو داود میں ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں : النامصۃ : وہ عورت ہے جو ابرو کے بال نوچے حتی کہ وہ باریک ہو جائیں.

دیکھیں : فتح الباری (377/10).

اور المتفلجات کے معنی میں کہتے ہیں :

المتفلجات : متفلجۃ کی جمع ہے ، اور یہ اس عورت کو کہا جاتا ہے جو دانتوں کے مابین فاصلہ کروائے یا کرے.

الفلج : فاء اور لام اور جیم کے ساتھ : اس کا معنی سامنے والے دو دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنا ہے.

اور التفلج : یہ دو ملے ہوئے دانتوں کے درمیان ریتی وغیرہ سے رگڑ کر فاصلہ کیا جائے ، اور یہ عام طور پر سامنے والے دو یا چار دانتوں کے میں ہوتا ہے ، اور عورت کے دانتوں میں یہ خوبصورت اور اچھا محسوس کیا جاتا ہے ، ہو سکتا ہے یہ اس عورت نے خود کیا ہو جس کے دانت آپس میں ملے ہوئے تھے تاکہ وہ متفلجۃ یعنی دانتوں میں فاصلہ والی بن جائے ، اور بعض اوقات بڑی عمر کی عورت بھی ایسا کرتی ہے تاکہ کم عمر کی نظر آئے ؛ کیونکہ غالبا چھوٹی عمر کی عورت کے دانتوں میں فاصلہ ہوتا ہے ، اور بڑی ہو کر آپس میں مل جاتے ہیں "

دیکھیں : فتح الباری (372/10).

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور یہ سب امور کے فاعل پر احادیث میں لعنت کی گئی ہے ، اور یہ کبائر میں شامل ہوتے ہیں ، اور جس معنی کی بنا پر اس سے منع کیا گیا ہے اس میں اختلاف ہے :

ایک قول یہ ہے کہ : یہ تدلیس اور چھپاؤ کی بنا پر ہے.

اور ایک قول یہ ہے کہ : اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کی وجہ سے ہے ، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے ، اور صحیح بھی یہی ہے ، جو کہ پہلے معنی کو بھی متضمن ہے.

پھر ایک قول یہ بھی ہے کہ : یہ اس سے منع کیا گیا ہے جو باقی رہے ؛ کیونکہ یہ اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی میں سے ہے ، لیکن اگر باقی نہ رہے بلکہ ختم ہو جائے مثلا سرمہ یا عورتیں جس سے بناؤ سنگھار کرتی ہیں ، تو علماء نے اس کی اجازت دی ہے.

دیکھیں : تفسیر قرطبی (393/5).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (13744) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.